(وقائع نگار خصوصی الحق)

ربوہ کی خفیہ ڈائری

قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس کا اجراء صدر مملکت کا ایک مومنانہ اور جرأت مندانہ فیصلہ ہے جس کے لئے عالم اسلام ان کا ممنون ہے۔ آرڈیننس کے اجراء کے فوراً بعد قادیانیوں کا ربوہ میں ایک خفیہ اجلاس قصر خلافت کی قلعہ نما دیواروں کے اندر منعقد ہوا۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ کے چند اراکین اور جماعت کے مقتدر افراد نے حصہ لیا۔

مرزا طاہر احمد نے اس اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ اجلاس غیر رسمی تھا۔ زیادہ تر متبادل تجاویز اور اراکین جماعت کے مشوروں اور آرڈیننس کے مضمرات پر گفتگو کی گئی۔ اجلاس کے فیصلے اور تجاویز کی نوعیت کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔

ربوہ کا عام قادیانی قطعی خاموش تھا اور اپنے سربراہ کے حکم کا منتظر تھا۔ اتنا عیاں تھا کہ اول تو قادیانیوں کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حکومت ایسا اقدام کر سکتی ہے۔ دوسرے وہ تصادم سے قطعاً گریزاں تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ تصادم کے نتیجے میں ان کی جماعت کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے اپنے موقف میں لچک پیدا کر کے حکومت کے حکم کو تسلیم کر لیا جائے۔ پاکستان کی جماعتوں کے امیروں کو حکم روانہ کیا گیا کہ مسجد کا لفظ مٹا دیا جائے۔ اور اذان بند کر دی جائے۔ قادیانیوں کو اس بات کا شدید ڈر تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین حکومت سے اندرون خانہ ساز باز رکھتے ہوں اور ان کے خلاف یہ تحریک حکومت کی سرپرستی میں نہ چل رہی ہو۔ اس خدشہ کے پیش نظر ان کو وہم تھا کہ اگر مرزا طاہر احمد نے جمعہ ۲۷ اپریل ۸۴ء کے روز کوئی بھی بات یا تقریر کی تو حکومت اس کو جواز بنا کر انہیں گرفتار کر لے گی۔ اور اسی طرح اور کئی قادیانی جن میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبر شامل ہیں گرفتار کر لئے جائیں گے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ اسلم قریشی کی گمشدگی کے نتیجے میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ اسی لئے کیا جا رہا ہے کہ جماعت کے سربراہ کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے اور ان کی تحقیر کی جائے۔ قادیانیوں کے بعض سرکردہ لیڈروں کو خدشہ تھا کہ حکومت جماعت احمدیہ کو سیاسی جماعت قرار دے کر مرزا طاہر پر سیاسی

مقدسہ قائم کرنا چاہتی ہے۔

مرکزی جماعتوں کے بعض افراد اور مربیوں کو فوری طور پر ربوہ طلب کر لیا گیا اور انہیں ہدایات دی گئیں کہ وہ جماعت کا لٹریچر عبادت گاہوں اور لائبریریوں سے اٹھا دیں۔ اور اپنی سرگرمیاں نہایت محدود کر دیں۔ خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیاں لگا دی گئیں کہ وہ مختلف مساجد میں جا کر علمائے کرام کی تقاریر سے مربیوں مطلع کریں۔ اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے ہاکی اور دیگر ہلکے اسلحے سے مسلح ہو کر پہرہ دیں۔

حکومت نے ۲۷۔ اپریل سے تین دن قبل مسلح پولیس کا پہرہ لگا دیا تھا تاکہ قادیانی عبادت گاہوں پر لوگ قبضہ نہ کر سکیں۔ چند ایک ایسے واقعات ہو چکے تھے جن کے نتیجے میں مسلمانوں نے قادیانیوں اور لاہوری جماعت کی بعض عبادت گاہوں پر قبضہ کر لیا۔ اور وہ ابھی تک جاری ہے۔

قادیانیوں کا خیال تھا کہ پولیس کا پہرہ ان کے تحفظ کے لئے کم اور ان کے ردعمل پر نظر رکھنے کے لئے زیادہ تھا۔

مسجد کی جگہ دارالحمد، بیت الحمد اور بیت الدعا وغیرہ کے نام رکھ دئے گئے۔ قادیانی لٹریچر غائب کر دیا گیا اور ان تمام رسیدوں، چندہ کی کتابوں اور جماعت کے افراد کی لسٹوں کو چھپا دیا گیا۔ جس سے کسی شخص کے قادیانی ہونے کا ثبوت مل سکتا ہو۔ آپس کی بات چیت میں قادیانیوں نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ دعا کی ضرورت پر زور دیا۔ اور اسلام کے ابتدائی دور کے واقعات سے اپنے حالیہ حالات کو مشابہت دے کر اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کا جواز نکالا۔

مرزا طاہر نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے جو پالیسی وضع کی اس کی رو سے جماعت کو تصادم سے بچانے کو اولیت حاصل تھی۔ وہ تمام قادیانی جن کے گرفتار ہونے کا اندیشہ تھا ربوہ سے پاکستان کے دوسرے حصوں میں چلے گئے اور کچھ لوگ ملک سے باہر چلے گئے۔ سب سے زیادہ اہم بات مرزا طاہر کو تحفظ بہم پہنچانا تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے پہلے مرزا طاہر سے ملاقاتوں کا سلسلہ قطعاً بند کر دیا گیا۔ غیر ملکی پریس کے نمائندوں نے آپ کا انٹرویو لینے کی کوشش کی۔ لیکن معذرت کر دی گئی۔

۲۸ اپریل کو مرزا طاہر نے قائم مقام سربراہ مقرر کر دیا اور جماعت کے لئے مختصر سی ہدایات لکھوا دیں۔ قصر خلافت کے قریبی حلقوں نے قادیانی زعماء کو بتایا کہ مرزا طاہر احمد ربوہ سے اسلام آباد جا رہے ہیں۔ ربوہ میں اس خبر کی اس طور پر تشہیر کی گئی کہ ملکی پریس نے اس کو قادیانی حلقوں کے حوالے سے اخبارات کی زینت بنایا۔ یہ خیال کیا جانے لگا کہ مرزا طاہر اسلام آباد جا کر گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں اور آرڈیننس کے نفاذ سے ان کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ ربوہ سے جہلم جماعت کو اطلاع بھجوائی گئی کہ وہ مرزا صاحب کے قیام کا

انتظام کرے۔ اور اسلام آباد ان کی کوٹھی پر خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیاں لگ گئیں۔ ربوہ سے قادیانیوں کا قافلہ جہلم کی طرف روانہ ہوا۔

مرزا صاحب کی خوشنما کاریں پردے ہلچل کر رہے تھے۔ قادیانی کہہ رہے تھے کہ مرزا صاحب پچھلی سیٹوں پر دو خواتین کے ساتھ بیٹھے تھے۔ یہ قافلہ جہلم پہنچا اور وہاں چند گھنٹے قیام کے بعد اسلام آباد کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہاں یہ ڈرامہ جاری تھا اور وہاں مرزا طاہر احمد اپنے پرانے آقاؤں کے ساتھ لندن پہنچ چکے تھے۔ قادیانیوں نے حکومت کے اداروں، ربوہ کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے افراد اور دیگر لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنے سربراہ کو لندن کھسکانے کا بہترین ڈرامہ رچایا۔ مرزا طاہر رات کی تاریکی میں اپنی اہلیہ کے ساتھ کار میں کراچی روانہ ہو گیا تھا۔ جہاں پہلے سے اس کی روانگی کا انتظام مکمل تھا۔

ایک قادیانی ایجنسی کے ذریعے KLM کا ٹکٹ لیا گیا۔ اور چند قادیانیوں کے ہمراہ مرزا طاہر عام مسافروں کی طرح جہاز میں جا بیٹھے۔ ایسا معلوم دیتا ہے کہ حکومتی اداروں کو قطعاً علم نہ تھا کہ مرزا صاحب باہر جا رہے ہیں۔ بلکہ ان کی توجہ جہلم اور اسلام آباد پر مرکوز تھی۔ جہاں دو خواتین اور مرزا صاحب کے خاندان کے ایک فرد سفر کر رہے تھے۔ قادیانی اس سفر کو خدا کا تازہ نشان بتلاتے ہیں اور اسے مرزا غلام احمد کی پیشین گوئیوں کی سچائی کی دلیل قرار دیتے ہیں جس کی بہت پہلے خبر دی جا چکی تھی۔ جماعت کے سربراہ کے لئے یہ "ہجرت" مقدر تھی۔ جو ان کے خیال میں پوری ہوئی۔

یہاں یہ بات بتانی ضروری ہے کہ مرزا طاہر کا جون ۸۴ء میں لندن، نائیجیریا وغیرہ جانے کا پروگرام تھا جس کے لئے ان کے کاغذات ویزا وغیرہ پہلے سے تیار تھا۔ اسلام آباد میں اپریل میں قیام کے دوران تمام ضروری کاغذات مکمل تھے اور کسی طور پر ان کے باہر جانے پر کوئی پابندی نہ تھی۔

آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد انہوں نے لوگوں کو دھوکہ دے کر لندن کی راہ اختیار کی۔ اور وہاں اپنی عبادت گاہ میں ایک فوری اجلاس طلب کیا۔ مرزا طاہر کے فرار کی طرح مرزا محمود احمد نے بھی ہندوستان سے فرار اختیار کیا تھا۔ ۱۹۴۷ء کے اوائل میں انہوں نے اعلان کیا کہ وہ مر جائیں گے لیکن قادیان نہ چھوڑیں گے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کو پاکستان جانے کے خواب آنے لگے۔ اور جماعت کو ان کے حال پر چھوڑ کر آپ لاہور آ گئے۔ پہلے میجر جنرل نذیر احمد قادیانی کی کار میں آنے کا خیال تھا۔ لیکن بعد میں کیپٹن عطاء اللہ کی کار میں آئے عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے برقع پہن رکھا تھا اور جوگیوں کی طرز کا بہروپ بنایا ہوا تھا۔ مرزا طاہر نے بھی کراچی ایئرپورٹ پر چادر لپیٹ رکھی تھی اور منہ کو اس طرح سے چھپایا ہوا تھا کہ ان کی شناخت نہ ہو سکے۔

۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے آرڈی ننس کے بعد قادیانیت کس موڑ پر کھڑی ہے اس پر گفتگو کرنے سے قبل ہم مرزا طاہر احمد کے اس انٹرویو کا ذکر کرتے ہیں جو بی بی سی کے نمائندے غیور الاسلام کو انہوں نے دیا اور جمعہ ۲۵ مئی کی شام کو نشر ہوا۔ یہ قادیانی سربراہ کا پہلا ردعمل تھا۔ اس میں انہوں نے سب سے پہلے آرڈی ننس کی قانونی حیثیت کو نشانہ بنایا اور پھر فرد کے اختیارات اور حکومت کے ضمن میں اس بات کی وضاحت کی کہ حکومت کسی جماعت کے افراد کو تیسرے درجہ کا شہری بنا کر اس کو اپنے قانون کے تحت دبا سکتی ہے لیکن اس کی ذاتی رائے نہیں چھین سکتی۔ اس کی مثال کے طور پر انہوں نے کہا کہ کسی کو کتا کہنا اور بات ہے اور اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ بھونکے دوسری بات ہے۔

اسلامی نظام کے قیام اور اسلامی قدروں کے احیاء کی جو تحریکیں - ISLAMIZATION کے نام سے جاری ہیں ان کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ یہ ملائیت کے زیر اثر ہیں اور اسلام کو اپنی صحیح صورت میں پیش نہیں کرتیں ان کو انہوں نے بین الاقوامی سازش قرار دیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ۱۹۷۴ء کے بعد لوگ اونچی اونچی دیواروں کو پھلانگ کر قادیانی جماعت میں شامل ہوئے۔ اور ان کی اس ترقی اور کامیابی سے گھبرا کر مخالفین نے شور و غوغا مچا رکھا ہے اور مختلف حربوں سے انہیں دبایا جا رہا ہے لیکن "زندہ قومیں" ان اقدامات سے اور ابھرتی ہیں۔

اس انٹرویو کے بعد حکومت نے مرزا طاہر کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا ہے لیکن اس پر کس طور سے عمل ہوگا اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ دوسرے قادیانی جماعت کے ایک سرکردہ خاندان درد فیملی کے مجیب الرحمٰن نے آرڈی ننس کو چیلنج کرنے کی درخواست ہائی کورٹ میں دی ہے۔

لندن کے اجلاس کے بعد قادیانیوں کی افریقہ، انڈونیشیا اور یورپ وغیرہ کی جماعتوں نے مختلف وضعی اور احمدی تنظیموں کے نام سے حکومت کو خطوط اور تاریں روانہ کی ہیں جن میں آرڈی ننس کے خاتمے اور قادیانیوں کو کھل کھیلنے کے مواقع بہم پہنچانے پر زور دیا گیا ہے۔ بیرونی پریس میں جہاں جہاں صیہونی یہود کا قبضہ ہے قادیانیوں کو کافی اہمیت دی جاتی ہے۔ اور ان کے حق میں خبریں دی جاتی ہیں۔ مرزا طاہر نے ایمنسٹی انٹرنیشنل اقوام متحدہ کے کمیشن برائے حقوق انسانی وغیرہ کے نمائندوں سے بات چیت کی ہے اور ان کی توجہ پاکستان میں احمدیہ جماعت کے "خلاف" کئے گئے نام نہاد اقدامات کی طرف مبذول کرائی ہے۔ لندن کے قانونی حلقوں سے بھی رابطہ قائم کیا گیا ہے۔ جو اس سلسلے میں مشورے دیں گے۔ ربوہ میں پہلے سے قادیانی وکلا کا ایک گروپ قائم ہے۔ جو مقدمات کی پیروی میں قادیانی جماعتوں کی مدد کرتا ہے۔

مرزا طاہر احمد کی بیرون ملک سرگرمیوں کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کافی اہم

کام انجام دے سکتی ہے۔ بیرونی دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ اور ملک کے اندر فرقہ وارانہ فتنے کو ہوا دینے کے لئے قادیانی ہزاروں روپے خرچ کر رہے ہیں جن سے قوم کو آگاہ رہنا چاہیئے۔

لندن میں ماہ مئی کے آخر میں قادیانیوں نے ایک مسجد پر تنازعہ بپا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اسلام دشمن طاقتیں اس جماعت کو بڑی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اسرائیل میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے اور اسے صیہونی حکومت کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔

ان حالات میں قادیانی جماعت کے متعلق ہمیں کیا پالیسی اختیار کرنی چاہیئے تاکہ ہم اپنی قوم اور مذہبی اقدار کو بچا سکیں۔ اور صدر مملکت کے قابل ستائش اقدام کو تقویت بہم پہنچا سکیں۔ کیونکہ آپ کی مساعی جمیلہ کی بدولت ہی قادیانی فتنہ پر ضرب کاری لگی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے کی ترمیم کے عمل نفاذ سے اس وقت کا برسر اقتدار طبقہ گریزاں رہا۔ ملت اسلامیہ کی پرخلوص دعائیں صدر گرامی کے ساتھ ہیں۔

آخر میں ہم مندرجہ ذیل معروضات پیش کرتے ہیں جو توجہ کی مستحق ہیں۔

- سرکاری سطح پر قادیانیت کے بارے میں قرطاس ابیض WHITE PAPER شائع کیا جائے جس میں اس کا اصل روپ واضح ہو۔
- قادیانیوں کے تمام فنڈ۔ تحریک جدید۔ جوبلی فنڈ وغیرہ فوری طور پر منجمد F^EEZE کر دیئے جائیں۔
- اہم عہدوں پر فائز قادیانیوں کی مکمل فہرستیں بنائی جائیں۔
- قادیان کے اسرائیل مشن کی نوعیت و کردار کی تحقیق کرائی جائے۔
- قادیانی کسی صورت میں بھی اپنا مشن لندن۔ ہالینڈ اور افریقہ وغیرہ منتقل نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کے بقول پاکستان کا حلمان ان کا شکار ہے۔ اس لئے ان کے خلاف فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ اور موجودہ ورنہ یہ کار خیر انجام پانا مبارک ثابت ہو گا +

دورۂ ایران کے بعد
اختر کاشمیری کا چونکا دینے والا سفرنامہ
آتش کدہ ایران
قیمت/۳۵ روپے
● ایران کے روس، امریکہ، اسرائیل، بھارت، پاکستان عراق اور سعودی عرب سے بنتے بگڑتے تعلقات کے پس منظر میں ابھرنے والی ایک ہوشربا کہانی!
● انقلاب ایران کا وہ رخ جس میں ماضی کی سرگزشت حال کی تصویریں اور مستقبل کے ایسے تمام نقشے دکھائی دیتے ہیں جنہیں ہر شخص دیکھنا اور سمجھنا چاہتا ہے۔
انقلاب ایران کو گہری نظر سے دیکھنے والے ایک صحافی کے فکر انگیز مشاہدات اور حیرت انگیز انکشافات
ندیم بک ہاؤس پرانی انارکلی لاہور فون ۲۱۲۴۴۱